ہو سکتا ہے - پھر اس شرط کو پختہ کیا اور صاف کہدیا ہے - کہ وہ مجدد بھی اس شرط سے ہو سکتا ہے کہ اسمین اوصاف تجدید موجود ہون - پھر اس شرط کے پائے جانے - اور سوڈانی مین ان اوصاف کے موجود ہونے کی نسبت اپنے شک کو پختہ کیا - اور صاف کہا ہے کہ دیوار کے پیچھے کی بات معلوم نہین ہو سکتی تو اتنی دور کا حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہو سکتا ہے - اور اس حال کے راویون (اخبار نویسون) کو سچ بولنے عادت نہین جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انکا مجدد ہونا بھی مشکوک ہے اور لایق یقین نہین ہے - پھر ہمارے بھائیون کا ان عبارات سے برعکس نتیجہ نکالنا کہ نوابصاحب نے مہدی سوڈان کا مجدد ہونا تسلیم کرلیا ہے - اور جو اخبارون مین اسکی شکستون* کا حال بیان ہوا ہے اسکو دروغ کہا ہے دہوکہ مغالطہ نہین تو کیا ہے -

اس بیان سے مضمون نمبر ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ کا مغالطہ ہونا ثابت ہوا - اور مضمون نمبر ۱۲ سوڈانی کی نسبت ہرگز نہین کہا گیا - یہ تو مہدی موعود کی نسبت کہا گیا ہے - چنانچہ اس مضمون کے شروع مین بصفحہ (۱۸) اقتراب صاف تصریح ہے - (جو ہمارے رسالہ کے صفحہ (۵۸) مین منقول ہو چکی ہے) کہ "مہدی موعود یہ کام کرینگے" اور مہدی موعود کی نسبت یہ کہنا یا ایسا اعتقاد رکھنا ترغیب بغاوت نہین چنانچہ پہلے بھی ہم بصفحہ (۴۹ و ۵۰) رسالہ یہ بات کہہ چکے ہیں اور بیان کر چکے ہین کہ تمام اہل اسلام رؤسا و رعایا برٹش گورنمنٹ کا (بجز چند مستثنے اشخاص) یہی اعتقاد ہے - اور اسمین کسی عملی مخالفت کی تحریک نہین - اور اسکو زمانہ سلطنت برٹش گورنمنٹ سے کوئی خاص تعلق نہین ہے - لہذا اس سے بغاوت کا نتیجہ نکالنا تمام مسلمان رعایا برٹش گورنمنٹ کو باغی کہنا ہے - اور گورنمنٹ کو بدگمان کرنا ہے

اور مضمون نمبر ۱۴ کی نسبت بصفحہ (۱۳۱ لغایت ۱۳۹) ہم کہہ چکے ہین کہ سوڈانی کو عبدالوہاب نجدی سے تشبیہہ دینا اس غرض سے نہین ہے کہ ہندوستان کے لوگ سوڈانی کو مدد دیں

* اس کتاب مین سوڈانی کی شکستون کے حالات کو دروغ نہین کہا - بلکہ ان حالات کا دروغ ہونا تجویز کیا ہے - جنسے سوڈانی کا مجدد ہونا مفہوم ہوتا ہے - جس سے یارون نے برعکس نتیجہ نکال لیا - افسوس - صد افسوس

اور گورنمنٹ سے باغی ہو جائین۔ بلکہ اس غرض سے ہے کہ اسکو عبد الوہاب نجدی کی طرح ظالم اور نا حق مکفر اور خونخوار خلایق سمجھکر اسکی اعانت و موافقت سے بچین۔ اسکے سوا جو کچھ اس سے نتیجہ نکلا ہے وہ محض مغالطہ ہے۔

اور **مضمون نمبر ۵ محض دروغ** ہے اس کتاب مین یہ مضمون کہین نہین ہے بلکہ اسکے صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ مین اسکے برخلاف یہ لکھا ہے۔ "تجدید کبھی بواسطہ سیف و سنان بھی ہوتی ہے۔ جسطرح بذریعہ ارشاد زبان و تالیف و بیان ہوا کرتی ہے۔ اس تجدید کے لئے بھی شرط ہے کہ مجدد سنت کو زندہ کرے بدعت زندہ کو مارے طمع مال و ملک حرص جاہ و دولت سے علیحدہ ہو کوئی کام دین کا دنیا کے لئے نکرے۔ خدا کے لئے کرے پھر خواہ کوئی بادشاہ ہو جیسے عمر بن عبد العزیز تھے یا عالم ہو جیسے امام احمد بن حنبل تھے خواہ کوئی درویش ہو جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ تھے یا قاضی ہو جیسے امام محمد شوکانی تھے یا مجتہد ہو جیسے سید محمد بن اسمٰعیل امیر یمانی تھے یا صوفی ہو جیسے ابن عربی تھے۔ غرضکہ مجدد ہر قوم قبیلے مین ہو سکتا ہے۔ ایک وقت مین کئی مجدد بھی بلاد مختلفہ با متقاربہ مین ہوئے ہین تجدید کے طرق بھی علیحدہ علیحدہ ہین کوئی خاص صورت اس کام کے لئے مقرر نہین ہے"

ہمارے بہائیون نے رسی کا سانپ بنا کر گورنمنٹ کو دکھایا اور ڈرایا ہے۔ اور اسکو اچھی طرح سردار کرم سنگھ بنایا۔

مضمون نمبر ۶ مین بھی اسی قسم کا دھوکہ دیا گیا ہے۔ بیشک اس کتاب کے صفحہ ۱۲ و ۴۰ و ۱۴۱ و ۲۲۰ و ۲۲۱ مین یہ مضمون درج ہے مگر اس سے موجودہ گورنمنٹ سے بغاوت کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا مغالطہ ہے۔

اس مضمون مین **تین امر** بیان ہوئے ہین **امر اوّل** مہدی و عیسےٰ علیہ السلام کے آنیکا اعتقاد۔ **دوسرا** انکے جلد ظاہر ہونیکی تمنا۔ اور اسکے لئے دعاء۔ **تیسرا** چودھوین صدی

مین انکے ظاہر ہونیکی امید۔ امر اوّل کی نسبت تو ہم بصفحہ (۶۰) وغیرہ کہہ چکے ہین کہ یہ عام مسلمانان ہند (جنمین برٹش گورنمنٹ کی رعایا اور رئیس سب داخل ہین) اور عرب وغیرہ بلاد اسلام کا اعتقاد ہے اس اعتقاد سے بغاوت ثابت نہین ہوتی۔ یہی امر دوم وسوم کی نسبت کہا جاسکتا ہے۔ جو لوگ مہدی و عیسے علیہ السلام کی آمد کے معتقد و منتظر ہین وہ انکے ظہور کی تمنا بھی رکھتے اور اسکی تمنا دعا بھی کرتے ہین۔ پہلے علماء سے مولف کتاب اشاعہ لاشراط الساعۃ نے یہ تمنا و دعا کی تھی۔ اسکی تقلید سے اقتراب مین (جو اشاعہ کا ترجمہ ہے) یہ دعا و تمنا درج کی گئی ہے اصل کتاب اشاعہ لاشراط الساعہ دیکھیے جو ہماری بات پر یقین نرکھے۔

چودھوین صدی مین ظہور مہدی کی امید مین بھی مولف اقتراب نے پہلے علماء کی نقل و تقلید کی ہے۔ اپنے یقین سے یہ بات نہین کہی۔ یہ انکل کے تیر پہلے علماء چلا گئے ہین مولف اقتراب بھی ان ہی کی تقلید مین [illegible] اس باب مین خود یقین نہین رکھتے۔ بلکہ جابجا بلفظ شاید و محتمل اپنا شک تردد ظاہر کرتے ہین۔

ہمارے اس بیان کی تصدیق اقتراب کی پوری عبارت صفحہ ۲۱۹ لغایت ۲۲۱ دیکھنے سے بخوبی ہوسکتی ہے۔ اسکے صفحہ ۲۱۹ مین امام سیوطی کے رسالہ سے نقل کیا ہے کہ سنہ ۱۵۰۰ھ مین قیامت برپا ہوگی۔ اور بصفحہ ۲۲۰ بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اُنہون نے آیۃ قرآنیہ لاتاتیکم الا بغتۃ سے یہ بات نکالی ہے کہ قیامت ۱۴۰۷ھ مین ہوگی۔ کیونکہ حروف لفظ بغتہ کے عدد ۱۴۰۷ ہین اسی قول کے بعد وہ بات ہی ہے جسکا صفحہ (۲۲۰) پر حوالہ دیا گیا ہے آپ اس قول کو نقل کرکے لکھتے ہین۔ اُس بنا پر محتمل ہے کہ مہدی علیہ السلام سر صدی پر برآمد ہون یہ احتمال قوی ہے۔ بلکہ صدی سے پہلے ہی اگر آجاوین تو کچھ دور نہین ہے۔ اسلئے کہ دجال انہین کے زمانہ خلافت مین نکلیگا اسکا نکلنا سر صدی پر ہوگا۔ یہ بھی محتمل ہے کہ ظہور صدی کا دوسری صدی تک متاخر ہو یہ دوسری صدی قطعاً* ان سے فوت نہو۔

* اس فقرہ کے اخیر مین قطعاً کا لفظ آپنے بے سوچے سمجھے لکھدیا ہے۔ سوچ سمجھکر آپ یہ لفظ لکھتے تو اس فقرہ کے شروع پر جملہ محتمل ہے قلم مین نہ لاتے۔ کیونکہ احتمال او قطع [illegible] مخفی نہین ہے۔

1885

پہر بصفحہ ۲۲۱ - آپنے ابوقبیل سے نقل کیا ہے کہ مُہدی پر لوگون کا اتفاق ۱۲۰۴ھ سنہ مین ہوگا - پہر اس واہی روایت کی تقلید سے وہ بات کہی ہے - جبکا صفحہ ۲۲۱ پر حوالہ دیا گیا ہے - آپ لکہتے ہین اُس حساب سے ظہور مہدی کا شروع تیرہوین صدی پر ہونا چاہیے تہا - مگر یہ صدی پوری گذر گئی مہدی نہ آئے - اَب چودہوین صدی ہمارے سر پر آئی ہے اِس صدی سے اِس کتاب کے لکہنے تک چھ مہینے گذر چکے ہین شاید اللہ تعالے ۔ اپنا فضل وعدل ورحم وکرم فرمائے ہا چار چھ برس کے اندر مہدی ظاہر ہو جاوین "

پہر اسی صفحہ مین مولف اشاعۃ لاشراط الساعۃ سے ۱۲۰۶ھ سنہ مین قیامت برپا ہو نقل کرکے کہا ہے - مگر وہ حساب ٹہیک نہ اُترا اب یہ صدی چودہوین شروع ہے - ہر طرف سے آواز فتنے و فساد نے کانون کو بہر دیا ہے - دیکھو اونٹ کس کل بیٹھے ہماری فاقہ مستی کو کسا رنگ لائے - جس سے بجز سکوت و تردد کوئی نتیجہ نہین نکل سکتا -

اور طرفہ یہ کہ آپنے اپنی کتاب حج الکرامہ فی آثار القیامہ کے صفحہ (۳۵۹) مین صاحب فتوحات مکی کے رسالہ عنقا مغرب سے ۶۸۳ھ سنہ مین اور اُنکے بعض مقلدین سے ۱۳۰۰ھ سنہ مین اور یعقوب بن اسحاق کندی سے ۶۴۳ھ سنہ مین مہدی موعود کا نکلنا نقل کرکے اوسکے رد مین یہ قول قاضی ابن خلدون کا نقل کیا ہے - کہ وہ لوگ اس قسم کے اقوال کیطرف متوجہ ہوتے ہین - اور واہی دلیلون اور مختلف ڈہنگا ڈہنگیون سے اسباب بیز

الی کلام من امثال ھذا یعتنیون فیه الوقت والرجل والمکان باد لة واهیة و تحکمات مختلفة فینقضی الزمان ولا اثر لشئ من ذلك فیرجعون الی تجدید رای اخر منتحل کما تراه من مفهومات لغویة واشیاء تخییلیة واحکام نجومیة فی هذا انقضت اعمار الاول منهم والاخر (عبد الرحمن بن خلدون حضرمی)

اِس آدمی (مہدی موعود) اور اوسکی جگہہ اور اوسکے وقت کو مقرر کرتے چلے آئے ہین - پہر وہ وقت گذر جاتا ہے - اور مہدی اور اوسکے آثار کا کہین پتہ نہین لگتا تو پہر وہ لوگ اور بناوٹی یا خیالی حدین لُغوی مفہومات اور خیالی تجویزات اور نجومی احکامات سے

نکالتے ہین - اسی خیال بندی مین پہلون اور پچھلون کی عمرین گذر گئی ہین" - (اور جہدی آئی

اس کلام ابن خلدون کو بلا رد و مخالفت نقل کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ

مہدی موعود کے آنے کے لئے جو تحدیدین آپنے نقل کی اور امیدین ظاہر کی ہین وہ

دل سے نہین کین صرف سیوطی - ابن العربی وابی قبیل ومولف اشاعۃ لاشراط الساعۃ

وغیرہ علما صوفیہ و نجومیونکی بولی بول دی ہے -

اسکی اعجوبہ نظیر ہم ایک اور سناتے ہین - جسکو ہمارے نکتہ چینی بھائیون

نے گورنمنٹ کو نہین سنایا - آپنے بصفحہ ۱۵۴ - اقتراب کتاب ابوعبداللہ

حاکم سے (جسکا نقل و تصحیح روایت مین متساہل ہونا - آپ خود بھی جانتے ہین) حضرت

[illegible] ابوہریرہ [illegible] نقل کیا ہے کہ میرے

بھتیجو اگر تم عیسی علیہ السلام کو دیکھو تو ان سے

کہو کہ ابوہریرہ نے آپ کو سلام کہا ہے

يقرئه السلام اخرجه الحاكم وصححه و

ابن عساكر (اقتراب)

اسکے بعد آپنے کہا ہے " مین اپنی اولاد سے کہتا ہون تم مین سے اگر کوئی

عیسی علیہ السلام کو پاوے - تو میرا سلام پہونچا دے - اور جو وہ کہین اسی صدی مین آ گئے

اور مین بھی اسوقت تک زندہ رہا - تو پہر کچھ حاجت اس وکالت کی نہین ہے - مصرع

چلون مین آپ ہی قاصد جواب کے بدلے "

اسمین آپ نے ابوعبداللہ حاکم کی تقلید کی ہے - اور باوجود یقین اس امر کے کہ مسیح

مین اور اُنمین اور انکی اولاد مین ہنوز بہت جنگلون کی حیلولت ہے - اور بہت سی علامات

کی آڑ ہے - جنکا ہنوز نام ونشان نہین - حضرت مسیح سے سلام ملاقات کی تجویز تحریر کر دی

اس قسم کے بیانات نواب صاحب صاف یقین دلاتے ہین کہ یہ باتین جو آپ

نے کہی ہین - محض سادگی اور بھولا پن سے - کہی ہین - آپ کی نیت مین دلی یقین

مین کچھ قصور و فتور نہین - پہر اس قسم کی باتون [illegible] ترغیب بغاوت کا نتیجہ

نکالنا ظلم و بے رحمی اور ایک سادہ آدمی پر ناحق بدگمانی اور گورنمنٹ کو دہوکہ دہی نہین تو کیا ہے۔

اِن تینون اُمور سے جو مضمون نمبر ۱۲ مین بیان ہوئے ہین **ایک نتیجہ گورنمنٹ کے موافق** نکلتا ہے جسکی طرف نوالصاحب کے مخالفون کو تعصب راہ نہین دکہاتا۔ وہ یہ ہے کہ سوڈان کا فرضی مہدی موعود مہدی نہین نوالصاحب اُسکو وہ مہدی موعود سمجہتے۔ تو پہر اُسکے آیندہ ظاہر ہونیکا اعتقاد و امید ظاہر نہ کرتے۔ اور نہ اُسکے لیے دعا و تمنا کرتے ایک چیز دم نقد موجود کو کوئی عاقل و بالغ نہین کہتا کہ وہ آیندہ ہوگی یا خدا کرے کہ وہ جلد ہو۔ افسوس نوابصاحب کے کلام کی اچہی اور واقعی نتایج سے آنکہہ بند کرلیجاتی ہے۔ اور اُسکے بُرے نتایج جو نکل نہین سکتے) انکلنے مین کمال کوشش عمل مین آتی ہے **یہ سکہا شاہی ظلم** و اندہیر نہین تو کیا ہے۔

مضمون نمبر ۱۸ مین ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو بہت ہی دہوکہ دیا اور [illegible] ظلم و [illegible] سے کام لیا ہے

یہی وجہ ہے کہ اِس مضمون کا اِس کتاب مین بحوالہ صفحہ و سطر پتہ نہین بتایا۔ اور نہ اُن مواضع کتاب مین جنکی اُنہون نے نشان دہی کی ہے اِس مضمون کا کہین اثر ہے۔ بلکہ اُس کتاب کے صفحہ ۶۰ مین لغایت صفحہ ۶۶ اِس مضمون کا صریح خلاف موجود ہے۔

صفحہ ۶۰ مین اِن احادیث کو صحیح و معتبر بتایا گیا ہے جو مہدی کے حالات و علامات مین وارد ہین۔ چنانچہ لکہا ہے **فصل** بیان مین اُن اشراط عظام و امارات قریبہ کے جنکے پیچہے ہی قیامت قایم ہوگی۔ یہ نشانیان بہی بہت ہین۔ ایک اُنمین سے ظاہر ہونا مہدی علیہ السلام کا ہے۔ یہ پہلی نشانی ہے بڑی نشانیون قیامت مین اُنکے حق مین جو حدیثین آئی ہین باوجود اختلاف روایات بہت ہین۔ محمد بن حسن اسنوی نے کتاب مناقب شافعی مین لکہا ہے۔ قد تواترت الاخبار عن رسول اللہ صلعم بذکر المہدی وانہ من اھل بیتہٖ انتہی۔ اسیطرح قاضی **محمد بن علی** شوکانی نے احادیث ظہور مہدی نزول عیسے علیہما السلام خروج دجال کو کتاب التوضیح مین متواتر لکہا ہے۔ جمہور بہی اسیطرف گئے ہین **فقط ایک ابن**

خلدون نے احادیث مذکورہ مین کلام کیا ہے اُنکے ظہور کا **ضعف ثابت کیا ہے** اور اولیاء کے مکشوفات پر بھی انکے حق مین جرح کی ہے۔ سو جواب **کلام و تصنیف** مذکورہ رسالہ اذاعہ مین مفصل قلمبند ہو چکا ہے × × × × × × احادیث مہدی اگرچہ صحیحین مین نہین۔ مگر ترمذی ابو داؤد و ابن ماجہ حاکم طبرانی ابویعلی موصلی وغیرہ کے نزدیک ہین۔ بعد بخاری و مسلم کے یہی کتابین اسلام مین معتبر ہین خصوصاً جبکہ کوئی حدیث کسی باب مین نزدیک شیخین کے نہو تو پہر یہی احادیث کتب سنن وغیرہ حجت مستقل ہین۔ سو یہ احادیث مہدی کی ایسی ہین کہ بعض تقویت بعض کی کرتے ہین اُنکے لئے شواہد و متابعات بھی علیحدہ ہین۔ ان حدیثون مین بعض حدیثین صحیح بعض حسن بعض ضعیف۔ کافۂ اہل اسلام کا اسبابت پر اتفاق ہے۔ کہ آخر زمانہ مین ضرور ایک شخص اہلبیت نبوت سے ظاہر ہوگا۔ جو دین کی تائید کریگا۔ عدل ظاہر فرماویگا۔ مسلمان اوسکے تابع ہو جاوینگے۔ اسکو ممالک اسلامیہ پر غلبہ حاصل ہوگا اور اسکو مہدی کہینگے عیسے اوسکے سامنے اوترینگے۔ دجال وغیرہ آیات کا ظہور اوسیکے زمانہ مین ہوگا۔"

پہر صفحہ ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ مین **مہدی موعود کے حالات** کو حسب تفصیل ذیل چند مقامات مین بیان کیا ہے۔

پہلے مقام مین اسکا نام محمد یا احمد اور اُسکے باپ کا نام عبد اللہ بیان کیا ہے۔ اور اُسکے خلاف مین کچھ نہین لکھا۔ **دوسرے مقام** مین اسکی کنیت ابو عبد اللہ اور لقب جابر بیان کیا ہے۔ اوسکے خلاف مین کچھ نہین لکھا۔ **تیسرے** مقام مین اسکی نسب (ذات) بیان کی ہے۔ اور کہا ہے نسب اُنکا یہ ہے کہ **اہلبیت نبوت سے ہونگے روایات صحیحہ کثیرہ مشہورہ مین یہ ہے کہ اولاد فاطمہ علیہا السلام سے ہین**"

اسمین صاف تصریح ہے کہ نواب صاحب اکثر ان روایات کو جسمین مہدی کا سید اور فاطمی ہونا پایا جاتا ہے صحیح تسلیم کرتے ہین۔ اس مقام کے اخیر مین جو اس مضمون کی ایک حدیث

ابوداؤد وغیرہ کی نسبت اُنہوں نے کہاہے کہ اسکی سند مین ذرا سا ضعف ہے۔ اسمین اُنہوں نے اصل حدیث کو ضعف نہین کہا۔ بلکہ اسکی ایک خاص سند کو ضعیف کہا ہے۔ اصل حدیث کو وہ ضعیف جانتے۔ تو اکثر روایات کو جنمین مہدی کا سید ہونا بیان ہوا ہے صحیح نہ کہتے۔ **چوتھے** مقام مین اُنکے پیدا ہونیکی جگہہ بیان کی ہے۔ کہ وہ مدینہ ہوگا۔ اور قرطبی سے نقل کیا ہے۔ کہ ملک مغرب ہوگا۔ وہان سے مدینہ آوینگے۔ **پانچوین** مقام مین انکے بیعت کی جگہہ بتائی ہے۔ کہ وہ مکہ مین مقام ابراہیم اور حجر اسود کے مابین ہوگی۔ **چھٹے** مقام مین اُنکے ہجرت کی جگہہ بتائی ہے کہ وہ بیت المقدس ہوگی۔ **ساتوین** مقام مین اُنکا حلیہ بیان کیا ہے۔ **آٹھوین** مقام مین عمر۔ **نوین** مقام مین اُنکا عمل۔ اور ان مقامات مین اُنکے کسی نشان سے انکار نہین کیا اور نہ کسی حدیث کی (بجز خاص حدیث مذکور ابوداؤد) تضعیف کی ہے۔ اور اپنی دوسری کتابون (اذاعہ اور حجج الکرامہ) مین ان احادیث کو صحیح کرنے مین۔ بڑی کوشش کی ہے۔ اور ابن خلدون وغیرہ محدثین کا جوان احادیث کو صحیح نہین مانتے شدومد سے جواب دیا ہے **گو ان احادیث کے منکرون کے نزدیک وہ جواب لایق تسلیم نہین ہے۔**

پھر **صفحہ ۶۵** مین **ان تیرہ** نشانیون کو بیان کیا ہے۔ جنسے اُنکے اعتقاد مین مہدی پہچانے جاوینگے (۱) انکے ساتھ آنحضرت صلعم کا کورتہ تلوار اور نشان ہوگا (۲) اُنکے سر پر بدلی کا سایہ ہوگا۔ جسمین سے یہ آواز آویگی۔ کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اسکی بیعت کرو (۳) وہ ایک سوکھی شاخ کو زمین مین گاڑدینگے وہ سبز ہو جائے گی (۴) لوگ اُنسے نشانی مانگینگے وہ ہاتھہ سے اشارہ کرینگے۔ تو چڑیا ہوا سے اُترکر اُنکے ہاتھہ پر آپڑیگی (۵) ایک لشکر اُنکے مقابلہ مین نکلے گا تو وہ زمین مین دہس جائیگا۔ (۶) آسمان سے آواز آئے گی۔ کہ لوگو خدا نے تم سے جبارون اور منافقون کو ہٹا دیا ہے۔ اور امۃ محمدیہ کے بہتر شخص کو تمہارا حاکم بنایا ہے۔ تم اُسکے ساتھہ ہو جاؤ وہ مہدی ہے (۷)

زمین اپنے کلیجے سے سونے کے ٹکڑے باہر نکال دیگی - (۸) لوگ دلونکے تونگر ہوجانیکے لینے کوئی طالب مال نرہے گا (۹) کعبہ کے نیچے سے مدفون خزانے نکالکر لوگون کو بانٹ دینگے - (۱۰) تابوت سکینہ غار انطاکیہ یا بحیرہ طبریہ سے باہر نکالینگے - (۱۱) انکے لئے دریا پھٹ جائیگا - جیسے بنی اسرائیل کے لئے پھٹ گیا تھا (۱۲) انکے لئے خراسان کی طرف سے کالے نشان والے لوگ آوینگے - (۱۳) وہ اور حضرت عیسےٰ ؑ ایک جگہہ جمع ہونگے اور حضرت عیسے انکے پیچھے نماز پڑہینگے" - اِن نشانیون مین سے بھی مولف اقتراب نے ایک نشانی کا انکار نہین کیا - اور نہ ان احادیث کو جنمین یہ نشان وارد مین ضعیف و بے اعتبار کہا ہے - گو نفس الامر مین اور منکرین مہدی [illegible] سبھی [illegible] محال [illegible] مین -

نوالصاحب کے اِن بیانات و تصریحات کے ساتھ ہمارے بھائیون کا یہ کہنا کہ نواب صاحب نے احادیث آثار و نشانات ممیزہ مہدی خصوصاً حدیث سید ہونے مہدی کو ضعیف و بے اعتبار ٹھہرانے مین اسلئے کوشش کی ہے کہ مہدی سودان مہدی موعود بن سکے - اور اسمین کسی ممیز نشان کا پایا نہ جانا حدیث کی غلطی پر محمول ہو - نہ مہدی کے نقص پر - دروغ محض و صریح ظلم و افترا نہین تو کیا ہے -

ان حضرات کو اِس دروغ بندی کیوقت یہ شرم نہ آئی کہ ابھی مضمون نمبر ۲ مین ہم نوالصاحب کو مہدی موعود کا منتظر و متمنی ٹھہرا چکے ہین - پھر انکو مہدی موعود کا سودان مین موجود ماننے والا کیونکر ٹھہرا سکتے ہین - اور اِن دونون متناقض الزامون مین سچے کیونکر بن سکتے ہین -

الحق اُنہون نے برٹش گورنمنٹ کو سکھا شاہی و کرم سنگھی سلطنت سمجھا اور یہ یقین کر لیا کہ ہم جو کچھہ آسمان کو زمین اور رات کو دن کہینگے گورنمنٹ مان لیگی اور ہماری کوہی بات رد نہ کریگی - مگر کوتاہ اندیشی سے یہ نہ خیال کیا کہ [illegible] ات و مغالطات

گوئی اور منصف وزیرک مطلع ہوگا - تو وہ اسکو کیونکر صحیح رہنے دے گا - دنیا انصاف و حق گوئی سے محض معطل نہین ہے

اس مضمون (نمبر ۱۸) کے اخیر مین جو کہا گیا ہے کہ نواب صاحب نے منظر چھپانے منشاء حقیقی کتاب کے کہین کہین مہدی سوڈانی کو پیغمبر کاذب کے نام سے یاد کیا ہے الخ -

یہ بھی محض دروغ ہے - اس کتاب مین کسی جگہہ سوڈانی کو پیغمبر صادق یا کاذب نہین کہا - جسکو ہمارے بیان مین شک ہو وہ اصل کتاب کا ملاحظہ کرے -

ہمارے ان جوابات و تقریرات سے کس و ناکس (بشرطیکہ اسکو نواب صاحب سے اور اونکے گروہ اہلحدیث سے عناد نہو) بخوبی ثابت ہوگا کہ جن اٹھارہ مضامین کو نواب صاحب یا کتاب اقتراب کی طرف منسوب کیا گیا ہے انہین اکثر دروغ و مغالطہ سے کام لیا گیا ہے اور جو مضامین اصلی اس کتاب مین ہین انمین ترغیب بغاوت کا اثر و نشان نہین - اور اس کتاب کی تالیف و تشہیر ہی اسی غرض سے ہوئی ہے - کہ فرضی مہدی سوڈانی واقعی مہدی نہین ہے - لوگ ناواقفی سے اسکو مہدی یا مجدد نہ سمجھہ لین اور اُسکے اتباع و تائید کا ارادہ نہ کرین اور جن لوگون نے اس کتاب کو مہدی سوڈانی کی تائید قرار دیا ہے - اُنہون نے سخت دہوکہ کہایا یا دیدہ دانستہ گورنمنٹ کو دہوکہا دینا چاہا ہے -

اسی قسم کی باتین ہمارے بھائی نواب صاحب کی اور کتابون مین بتاتے - اور انکی شہادت سے الزام سوم کو پختہ و صحیح بنانا چاہتے ہین انکی تفصیل سے ہماری یہ بحث طویل جو ان چار کتابون کے متعلق ہم نے کی ہے مغنی ہے - جو لوگ ہماری اس بحث کو انصاف سے پڑہین یا سنینگے اُن سے اُمید ہے کہ ان حضرات کی کسی بات سے دہوکہ کہا کر نواب صاحب کو الزام سوم (ترغیب بغاوت) کا محل نہ سمجھینگے - اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور اوسکے معزز عہدہ دارون سے (اگر اُنہون نے ان حضرات کے مغالطات سے دہوکہ کہایا ہے) تو

ہم کو کامل امید ہے کہ وہ ہمارے بیان و دلایل کو کمال توجہ و انصاف سے ملاحظہ فرما کر ان باتون کو محض افترا خیال کرینگے۔ اور نوابصاحب کو اس تہمت بغاوت سے صاف بری سمجھینگے۔ اس مقام مین ہم گورنمنٹ کی خدمت مین بادب یہ التماس کرنا بھی نامناسب نہین سمجھتے۔ بلکہ اسکو بحکم الدین النصیحت یعنے بھلائی اور خیر خواہی کی بات کہنا دین کا کام ہے اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہین۔ کہ نوابصاحب سے واپسی خطاب و سلب اعزاز کا سلوک جو گورنمنٹ کیطرف سے ہوا ہے اسکا سبب اگر یہی مضامین ہین۔ جنکا بغاوت انگیز ہونا گورنمنٹ کو بتایا گیا تھا تو درصورت درستی و راستی ہمارے ڈیفنس (جوابی) بیان کے گورنمنٹ اس خطاب و اعزاز کو واپس عطا کرے۔ اور اپنے شاہانہ انصاف کو پیش نظر رکھکر یہ خیال کرے۔ کہ یہ اعزاز و خطاب نوابصاحب ذاتی استحقاق سے نہ تھا۔ بلکہ بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال کی نیکچلالی اور خیر سگالی کی نظر سے (جو نازک وقتون مین ثابت ہو چکی ہے) تھا۔ لہذا درصورت بے قصور ہونے نوابصاحب کے جرم بغاوت سے اس اعزاز و خطاب کا واپس عطا کرنا ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ ابتداءً اسکا عطا کرنا ضروری سمجھا گیا تھا۔ اور اگر اس سلب اعزاز و واپسی خطاب کا سبب کوئی اور جرم ہے جسکو رعایا یا انتظام ریاست سے تعلق ہے۔ تو اس جرم کی سزا صرف سلب اختیارات اور امور ریاست مین مداخلت سے ممانعت کافی ہے۔ اسکے ساتھ اعزاز و خطاب کا (جو محض بپاس خاطر بیگم صاحبہ تھا) واپس لینا ضروری و مناسب نہین ہے۔ اس صورت مین بھی گورنمنٹ اس اعزاز و خطاب کو واپس عطا کرے گو بدنظمی کے سبب یا خوف سے امور ریاست مین مداخلت کی اجازت نہ دے"

بدنظمی (اگر واقعی ہوئی ہے اور اسکا کافی ڈیفنس پیش نہوا) نوابصاحب کا

ذاتی فعل ہی - اسکی سزا مین اس اعزاز و خطاب کا (جو بیگم صاحب کی نکحلالی و خیر سگالی کی نظر سے اور انہی کے اعزاز کے خیال سے تھا -) واپس لینا بلا ضرورت سزا مین زیادتی کرنا ہے اور غیر مجرم کو مجرم کی سزا مین شریک کرنا ہے - جو پبلک کی آنکھون مین وقعت کی نگاہون سے نہین دیکھا جاتا گو بعض خود غرض اخبار جنکو نوالصاحب یا ریاست سے عناد ہے اسکو عزت سے دیکھتے ہین - آیندہ اختیار

امور مملکت و ملک خسروان دانند ؛ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

یہ نوالصاحب کیطرف سے عذرات و وجوہات اپیل ہین -

اَب ہم اپنے بہائیونکی ظالمانہ تجویز کے اس حصہ کا ڈیفنس یا عذرات پیش کرتے ہین جسمین اُنہون نے تمام گروہ اہلحدیث پر حملہ کیا اور نوالصاحب کی سزا مین انکو بھی شریک کرنا چاہا ہے -

اس حصہ مین جو انہون نے بعض اشخاص اہلحدیث کی نیت پر حملہ کیا اور یہ کہا ہے کہ اُدو ہم مشربان نوالصاحب نے بھی تب ہی سے ممانعت جہاد گورنمنٹ انگلشیہ مین تحریرین شروع کی ہین جب سے نوالصاحب کا حال گورنمنٹ پر کہلا ہے اور یہ تحریرین بھی دل سے نہین صرف زبان سے ہین" اسکا جواب ہم رسالہ نمبر (۱) مین بصفحہ (۲۶) دے چکے ہین - اسمقام مین ہم اسکے اس حصہ کا جواب دیتے ہین جس مین اُنہون نے نوالصاحب کا خیال و مقال (جسکو وہ بزعم خود نوالصاحب کا خیال و مقال سمجھتے ہین) تمام گروہ اہلحدیث کا خیال و مقال قرار دیا ہے - و بنا ؐ علیہ اُنہون نے کل گروہ اہلحدیث کو ایسا ہی مستحق سزا کہا ہے - جیسا کہ نوالصاحب کو -

وہ یہ ہے

نوالصاحب گو گروہ اہلحدیث مین ایک ممتاز و سر برآوردہ رکن ہین جنکو اپنی قوم مین دنیاوی سرداری کے علاوہ دینی وقعت و امتیاز بھی حاصل ہے - مگر وہ اس گروہ کے

اعیان اشخاص مین اُس وقت سے نہین دیکھے جاتے جس وقت سے امت محمدیہ مین پیغمبر علیہ السلام یا جماعت مقلدین مین ائمہ کرام (ابو حنیفہ و شافعی وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) دیکھے جاتے ہین۔ بلکہ اس گروہ مین کم سے کم ایک شخص بھی بشرطیکہ وہ کچھ علم و فہم رکھتا ہو امی و جاہل محض نہو جسکا کسی امر مین کچھ اعتبار نہین ہوتا) ایسا نہ نکلیگا۔ جو انکو بمنزلہ پیغمبر یا ہم رتبہ امام مذہب سمجھتا ہوگا۔

اسکا سر و منشاء جسمین کسی منصف مزاج کو شک و تردد کی گنجایش نہین یہ ہے کہ یہ فرقہ اہلحدیث بجز پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کسی صحابی (ابو بکر عمر فاروق علی مرتضے عثمان رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین) کسی تابعی (حسن بصری زہری سعید بن المسیب وغیرہ رضوان اللہ علیہم) کسی امام (ابو حنیفہ شافعی مالک احمد بن حنبل رضے اللہ عنہم) کسی صوفی جنید بغدادی شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ رضی اللہ عنہم کسی مولوی زندہ یا مردہ کا [illegible] مقلد نہین ہے [illegible] وہ کا نام انکے مخالفون نے لامذہب و غیر مقلد رکھا ہوا ہے۔ پھر بیچارے نواب صاحب کو (خواہ وہ کیسے ہی اعلے درجہ کمال دینی و دنیوی تک فایز ہون) یہ لوگ کیا جانتے ہین اور انکے ذاتی خیال و مقال کی بلا دلیل تقلید کب کرتے ہین۔ نواب بیچارہ کی کیا خصوصیت ہے۔ اس فرقہ مین کوئی صاحب جو اسوقت مقتدا و پیشوا فرقہ کہلاتے ہین۔ جیسے مسند الوقت شیخ العرب والعجم مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیاتہم یا اپنے زمانہ مین کہلا گذرے ہین (جیسے مولانا اسمعیل شہید دہلوی اور مولانا عبد اللہ غزنوی متوفی و مدفون امرتسر) ایسے نہین اور نہ تھے جنکے اتباع انکے مقلد ہون۔

مولانا اسمعیل شہید کے اقوال و افعال پر اسوقت بہت لوگ خواص بلکہ عوام معترض ہین۔ مینے ایک مولوی صاحب سے جو امرتسر مین رہتے ہین اپنے کانون سے سُنا ہے (صمتاان لم تسمعا) کہ مولانا اسمعیل نے جو سکھون سے جہاد کیا تھا وہ جہاد نہ تھا فساد تھا۔"

اور انکی کتاب **صراط مستقیم و منصب امامت** پر اکثر لوگ اس گروہ کے معترض ہین اور ان حالات مقامات سے جو اہل اللہ کے لئے اُنہون نے ثابت کئے ہین صاف منکر **مولانا و شیخنا دہلوی** سے اس خاکسار کا (جو آپکے احقر تلامذہ سے ہے اور علوم دین مین جو **فیض** پایا انہی کی درگاہ سے پایا) مسح جورب مین خلاف ہے آپ سوتی جرابون پر مسح کو پسند نہین کرتے اور خاکسار اسکا مجوز بلکہ عامل ہے۔

شیخ مرحوم غزنوی سے خاکسار کا تاویل صفت معیت مین اختلاف ہے آپ معیت کی علم سے تاویل کرتے تھے خاکسار اسمین تفویض کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۱ و ۲) جلد (۸) مین لکھہ چکا ہے۔ جو صاحب عام لوگون مین ہمارے اتباع کہلاتے ہین وہ کئی مسایل مین ہمارے مخالف ہین۔ **اور طرفہ یہ ہے** کہ بعض انمین عامی ہین۔ پھر وہ بتلاتے ہین کہ فلان مسئلہ مین ہماری راے مولوی صاحب کے مخالف ہے۔

ایسے لیبرل اور آزاد اور بے قید **فرقہ کی نسبت** یہ کہنا کہ نوابصاحب کا خیال و مقال اس گروہ کے تمام اشخاص کا خیال و مقال ہے۔ کیونکہ صحیح و انصاف ہوسکتا ہے۔

ہم کو اپنے علاقی **بھائیون** اہل تقلید پر کمال درجہ کا **افسوس** و تعجب ہے کہ **وہ ہم کو لامذہب و غیر مقلد** بھی کہتے ہین **پھر اسکے** مخالف **نوابصاحب کا مقلد** اور انکے مذہب کا پیرو بھی بتاتے ہین۔ یہ دو متناقض باتون کا قایل ہونا نہین تو کیا ہے۔

اور اگر بلا لحاظ و ثبوت اس امر کے کہ کوئی فرقہ کسی خاص شخص کا مقلد ہے اس شخص کے قول و فعل کو کل فرقہ کا قول و فعل قرار دینا اور ایک کی بغاوت سے کل فرقہ کو باغی کہنا جائز ہے۔ تو اس الزام سے کوئی شخص کسی فرقہ کا بری نہین ہوسکتا کیونکہ صفحہ ہستی پر ایسی کوئی قوم نہین جسمین کوئی نہ کوئی مفسد و باغی نہو۔ اسکے نظائر اس وقت یوروپ کے مہذب اقوام آیرش وغیرہ مین

بکثرت پائی جاتی ہین - جن کی تفصیل ہم اشاعة السنة نمبر (۱۰) جلد (۸) مین کرچکے ہین -

ہمارے اس بیان پر شاید ہمارے بہائی یہ **اعتراض** کرین کہ اس گروہ نے تو نواب صاحب کو **مجدد و مجتہد وقت** تسلیم کر لیا ہے پہر اِن کے مقلد نواب نہونے کے کیا معنے اور ان کے خیال و مقال سے اس فرقہ کے الگ رہنے کی کیا وجہ - **اس کا جواب یہ ہے** کہ مجتہد تو اس فرقہ کے خواص سے کسینے* نوابصاحب کو نہین کہا - گو بعض اوصاف مجتہدین اور قوت اجتہاد کا انمین پایا جانا تسلیم کیا ہے - اور اگر کسینے اُنکو مجتہد کہا بھی ہے تو اس سے بھی [illegible] نوابصاحب ہونا ثابت نہین ہوتا یہ فرقہ مجتہدین اربعہ و بعض محدثین سابقین (امثال امام بخاری وغیرہ) کو مجتہد مانکر اِنکے مقلد نہ بنے تو نوابصاحب کو مجتہد کہنے سے اُنکے مقلد کیونکر ہوگئے - کہ ان کے افعال و اقوال اُن کے افعال اقوال ہوسکین -

ہان نوابصاحب کو اس فرقہ کے بعض اشخاص نے **مجدد** ضرور تسلیم کر لیا ہے - اور سب سے پہلے جس نے یہ لقب اُن کے لئے تجویز کیا ہے وہ یہی خاکسار ایڈیٹر ہے - مگر کسیکو مجدد تسلیم کرنے سے اسکا مقلد بن جانا کسیکے وہم و خیال مین نہین آتا - مجدد ہونا بعض ایسے معنے بھی رکھتا ہے جس مین اجتہاد و تقلید کا دخل ہی نہین - جیسے صوفیون اور زاہدون کا مجدد ہونا و علے ہذالقیاس -

---

* ہماری اس کلام سے وہ خواص مستثنےٰ و خارج ہین - جن کو نوابصاحب سے کوئی خاص تعلق ملازمت وغیرہ رہا ہے - اور اُنہون نے آپکی کتب مطبوعہ کی تقریظات و تواریخ طبع مین آپ کو مجتہد کہا ہے -

ہم نے نوالصاحب کو صرف دو وصف کے لحاظ سے مجدد کہا ہے

ایک یہ کہ اُن سے علوم کی خوب ترویج و تشہیر ہوئی ہے۔ بہت سی کتابین تصانیف سلف مختلف علوم مین اُنہون نے بصرف زر چھپوا کر ملکون مین شائع کی ہین۔ اور بعض کتابین تصانیف سلف سے ملخص کرکے اُنہون نے خود بھی بنائی اور چھپوائی ہین۔

دوسری وصف۔ بعض مراسم اسلام کو زندہ کرنا۔ اور بعض رسوم بد کو مٹانا جنکی تفصیل اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۶ مین ہوچکی ہے۔ اِن دونو وصف کے علاوہ کسی وصف علمی اجتہادی وغیرہ مین ہم نے اِن کو مجدد نہین کہا۔ اور اِن دونو اوصاف مین مجدد ہونے سے انکا مجتہد ہونا لازم نہین آتا۔ چہ جاے لوگون کا انکا مقلد ہونا۔

اِس جواب کو بنظر انصاف پڑہنے سے امید ہے ہمارے بہائی اپنے اعتراض کو واپس لینگے۔ اور اس فرقے کسی اہل علم کو نواب صاحب کا مقلد نہ کہینگے۔ اور انکے خیال ومقال کو انکا خیال ومقال قرار دینگے۔

گورمنٹ نے اگر ہمارے بہائیون کی اسباب سے دہوکا کہایا اور انکی تجویز سزا پر عمل کرنا چاہا ہے (چنانچہ فی الحال ہندوستان وپنجاب کے فرضی وہابیون کی مردم شماری کے حکم سے۔ جسکا ذکر مشیر قیصر لکھنو۔ علیم الاخبار کلکتہ وغیرہ اخبارون مین ہوا ہے مفہوم ہوتا ہے) تو از راہ عطوفت خسروانہ ومعدلت شاہانہ وہ **اس دہوکہ** سے بچے اور اُنکی تجویز کو معرض قبول مین جگہہ نہ دے نوالصاحب کے خیال کو (اگر گورمنٹ اسکو بُرا ہی سمجھتی ہے) ہندوستان وپنجاب کے کسی اہلحدیث کا خیال نہ سمجھے۔ خصوصاً اِن لوگون کا جن کی وفاداری کا وہ نازک وقتون مین امتحان کرچکی ہے اور اِن کو خیر خواہی وفاداری کا سارٹیفکیٹ

دی چکی ہے -

اِس مضمون کا اصلی باعث تحریر اسی امر کا جتانا ہے - نوابصاحب کی تائید مین جو کچھ اس مضمون مین لکہا گیا ہے - وہ تبعًا ہے اور اس غرض سے کہ اُن کے سبب سے کل قوم ناحق بدنام نہو -

اب ہم اِس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اپنی بیدار مغز گورنمنٹ سے امید رکہتے ہین کہ وہ پوری توجہ و انصاف سے اسکو ملاحظہ فرمائیگی اور دادِ حق دیگی -

---

ناظرین و مناظرین معاصرین کی خدمت مین

التماس

اس مضمون مین ہمنے اپنے خیال مین نہایت راست بازی و آزادی و غیر طرفداری سے نوابصاحب بہوپال اور اِنکے گروہ اہلحدیث کی الزام بغاوتِ گورنمنٹ سے برارت کی ہے - لہذا جو معاصر و اہل نظر ہمارے اس ادعا و خیال سے متفق ہون وہ اپنے اخبارون وغیرہ تحریرون مین اس مضمون کی بڑی جوش کے ساتھ تائید کرین اور جنکو اسمین نا راستی و نا واجب رعایت کا شبہ ہو وہ بلا لحاظ و بے تکلف اس مضمون کے نا راست باتو پر نکتہ چینی کرکے ہم کو اسپر مطلع کرین - ہم اُنکی نکتہ چینی کو انصاف پر مبنی پائینگے تو بڑے مسرت و ممنونی کے ساتھ اپنی خیال سے رجوع کرکے اُنکی ساتھ ہو جائینگے - اور اگر اسمین غلطی یا خطا پر متنبہ ہونگے - تو بڑے ادب کے ساتھ اس غلطی پر اِن حضرات کو متنبہ کرینگے - ہمارا مقصود اس مضمون کی تحریر سے حق پرستی ہے نہ قوم پرستی یا سخن پروری انصاف کی ساتھ سلطنت و رعایا مین اقامت رابطہ اتحاد و یکجہتی ہے نہ سلطنت یا رعایا کو دہوکہ دہی - لہذا ہم حق و انصاف کے ساتھ ہین - جہان ہو اور جسکی پاس ہو اور ناحق و خلاف انصاف کے مخالف ہین خواہ کیسی جانب ہو - واللہ الموفق -

بقیہ مضمون

"بُغض وتہاجر"

(جو نمبر ۱۲ جلد ۹ سے شروع ہے)

تمسک احادیث و آثار مین اہل تباغض کی غلطی کا بیان

پانچوین حدیث (الحب للہ والبغض للہ) مین ان حضرات سے (علاوہ اس غلطی کے جو نمبر ۱۲ جلد ۹ مین بصفحہ ۲-۳۶۳ بیان ہوئی ہے) ایک غلطی یا مغالطہ وہی یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک بدہی کی نظر سے دست آویز جزو دوم حدیث مذکور ایک شخص جس سے انکی کوئی ذاتی غرض نہو

عن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیردن علی اقوام اعرفہم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینہم فاقول انہم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقاً سحقاً لمن غیر بعدی (صحیح بخاری صفحہ ۹۷۴)

اور جو صحیحین کی حدیث کوثر مین آیا ہے کہ میری امت کے بعضے لوگ حوض کوثر پر میرے پاس آئینگے پھر وہ ہٹائے جائینگے۔ مین کہونگا۔ کہ یہ تو میرے لوگ ہین۔ اسکے جواب مین کہا جائیگا تو نہین جانتا انہون نے تیرے پیچھے کیا کچھ نکالا۔ پھر مین بھی کہونگا دور ہون جنھون نے میرے پیچھے تبدیلی کی۔

یہ بھی حبط اعمال مین نص نہین ہے اسمین اول تو مسلمان اہل بدعت کا مراد ہونا متعین وستیقن نہین کیونکہ علما کے اسمین تین قول ہین ایک یہ کہ اسمین مسلمان اہل بدعت مراد ہین دوسرا یہ کہ منافقین مراد ہین۔ تیسرا یہ کہ اسمین وہ لوگ مراد ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہوگئے تھے۔

امام نووی فرماتے ہین۔ قاضی عیاض نے کہاہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول

بغض کرتے ہین اور اسکے کسی نیکی کے خیال سے بنظر جزو اول حدیث مذکور اسکو لائق حب نہین سمجھتے - اور اسی بدی بلکہ اس سے بڑھکر برائی کی نظر سے دوسرے شخص سے (جس سے انکی کوئی ذاتی غرض متعلق ہو) بلحاظ جزو دوم حدیث مذکور بغض نہین کرتے -

قال القاضی هذا دلیل لصحة تاویل من تاول انهم اهل الردة ولهذا قال فیهم سحقا سحقا ولا یقول ذلک فی مذنبی الامة بل یشفع لهم ویهتم لامرهم قال وقیل هؤلاء صنفان احدهما عصاة مرتدون عن الاستقامة لا عن الاسلام وهؤلاء مبدلون للاعمال الصالحة [illegible] حقیقة ناکصون علی اعقابهم واسم التبدیل یشمل الصنفین (شرح صحیح مسلم صفحہ ۲۵۲ جلد ۲)

دُور ہون اس امر کا مؤید ہے - کہ ان لوگون سے مرتد مراد ہین کیونکہ آنحضرتؐ نے انکے حق مین لفظ دُور ہون دور ہون فرمایا ہے یہ لفظ آپ اپنی امت کے گنہگارون کے حق مین نفرمائینگے بلکہ انکے لئے غم کھائینگے - قاضی عیاض نے فرمایا ہے - کہ بعض علما کا یہ قول ہے کہ وہ تو [illegible] گنہگار جو استقامت سے پھر گئے ہون - دوسرے مرتد جو اسلام سے پھر گئے ہون تبدیلی دونون قسم کو شامل ہے

اور قسطلانی نے شرح بخاری مین کہا ہے کہ آنحضرتؐ کا یہ فرمانا کہ دُور ہون جنہون نے میرے

(لمن غیر بعدی) ای دینه لانه لا یقول فی العصاة بغیر الکفر سحقا سحقا بل یشفع لهم ویهتم بامرهم کما لا یخفی (قسطلانی جلد نہم صفحہ ۳۷۵)

بعد تبدیلی کی - اس سے یہ مراد ہے کہ انہون نے دین کو بدل دیا یعنی مرتد ہو گئے کیونکہ یہ لفظ دُور ہون آپ اپنی امت کے گنہگارون کے حق مین نہ کہینگے - بلکہ انکی شفاعت کرینگے اور انکے حال پر غمناک ہونگے -

اور اگر فرض کرین اور مان لین کہ اس حدیث مین مسلمان اہل بدعت ہی مراد ہین تو بھی اسمین انکے حبط ایمان یا اعمال کا کچھ ذکر نہین ہے تو یہی ہے کہ وہ حوض کوثر سے محروم رہینگے - اور یہ سزا ایسی ہے جسمین عام گنہگار مسرف ظالم (سنی یا اہلحدیث کیوں نہ ہون)

اور اسکی کوئی نہ کوئی نیکی پیش نظر رکھکر بہت آویزجزاول حدیث مذکور اس سے بعد محبت کرنیکے مدعی ہوتے ہین۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انکی حب وبغض انکی نفسانی اور ذاتی اغراض کی تابع ہے۔ اور یہی سبب ہین انکا حدیث سے تمسک واستدلال غلطی یا مغالطہ دہی ہے۔

درحقیقت وہ اس حدیث کی جزاول یا دوم کے پیرو ہوتے تو اس حب یا بغض مین ویسہی اشخاص سے مساوات عمل مین لاتے۔

وکذلک الظلمة المسرفون فی الجور والظلم (قسطلانی صفحہ ۳۷۹ جلد ۹)	بہی شامل ہین چنانچہ قسطلانی نے شرح بخاری مین بصفحہ ۳۷۹ ذکر کیاہے

بعض عوام گروہ اہل حدیث اہل بدعت کے ایمان واعمال کے باطل وبیکار رہنے پر یہی دلیل پیش کرتے ہین کہ اس زمانہ کے اہل بدعت مشرک بھی ہوتے ہین۔ اور شرکیات کے علاوہ شرک تقلید انمین ایسا جاری وساری ہے کہ اس سے کوئی بدعتی نہین بچ سکا اور مشرکین کے اعمال کا باطل وبیکار ہونا صریح نص قرآن سے ثابت ہے۔

اِن بیچارون نے یہی اس دلیل مین دھوکا کھایا اور اونکو کسی نے یہ نہین سمجہایا۔ کہ شرک بہی (کفر کی طرح جسکی تفصیل تقسیم مضمون کفر وکافر مین بضمن نمبر ۱ جلد ۴ رسالہ ہوچکی ہے) دو قسم ہوتا ہے اِعتقادی جو حقیقی شرک ہے اور عملی جو حکمی شرک ہے یعنی مشرکون کا عمل اور گناہ ہونے مین شرک کی مثل ہو۔ یہ اُس کا مرتکب مشرک خارج از ملت نہین کہلاتا۔ اِس کی مثال نماز کو ترک کرنا ہے جسکو خداے تعالےٰ نے قرآن مین

اقیموا الصلوٰة ولا تکونوا من المشرکین سورۂ رُوم رکوع ۴	مشرکون کا کام ٹہرایا ہے۔

ومعہذا کوئی اہل علم تارک الصلوٰة کو مشرک نہین کہتا۔ گو اُسکے کافر کہنے مین بعض اہل علم کا اختلاف ہے۔

چھٹی حدیث سے تمسک کرنے مین ان حضرات سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ انہون نے محل تغییر و انکار جسکا اس حدیث مین حکم ہے اس شخص کو سمجھ لیا ہے جسمین کوئی امر منکر (لائق انکار) پایا جاوے اور اس حدیث مین محل تغییر و انکار اس امر کو ٹھیرایا گیا ہے جو لائق انکار ہے اس حدیث کا لفظی ترجمہ یہی ہے کہ جو شخص کوئی

ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً یحبونھم کحب اللہ والذین آمنوا اشد حباً للہ (سورۃ البقرہ رکوع ۲۰)

دوسری مثال محبت خدا کی مثل کسی سے محبت کرنا جسکو قرآن مین صاف صاف مشرک کہا ہے پہر کوئی ان مسلمانون کو جو اہل سنت اور اہل حدیث کہلا کر بیوی اور بیٹون کے ساتہ خدا سے بڑہکر محبت کرتے ہین بیوی بیٹون کے ناجائز فرمائشون کے مقابلہ مین حکم خدا اور رسول پر عمل نہین کرتے گو آمین و رفع الیدین پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہین خارج از ملت نہین کہتا

تیسری مثال [illegible] نے مشرک تبایا ہے

من حلف لغیر اللہ فقد اشرک (ترمذی وغیرہ)

پہر کوئی غیر خدا کی قسم کہانے والا مشرک خارج از ملت نہین کہلاتا

چوتھی مثال کسی عمل مین ریا کرنا ہے جسکی ادنے مقدار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان یسیر الریاء شرک (　　)

شرک ٹہرایا ہے اور اس سے شاید ہزار مسلمان سے (موحد متبع سنت کیون نہ کہلاتے ہون) ایک بہی بری نہوگا پہر کوئی شخص ریا کار کو مشرک خارج از ملت نہین ٹہراتا اور نہ ریا سے توبہ کے بعد تجدید نکاح کا حکم دیتا ہے اس قسم کی صدہا مثالین ہین جنکی تفصیل مین بہت تطویل ہے

امام ابو عیسیٰ ترمذی نے قسم غیر اللہ کی شرک ہونے کی حدیث نقل کرکے فرمایا ہے کہ اس

تفسیر ھذا الحدیث عند بعض اہل العلم ان قولہ فقد کفر او اشرک علی التغلیظ والحجۃ فی ذلک حدیث ابن عمر

حدیث کی تفسیر مین بعض اہل علم نے کہا ہے کہ قسم غیر خدا کو شرک و کفر کہنا بطور تغلیظ (تشدید) ہے یعنے آنحضرت نے اس فعل سے سختی کے ساتہ روکنے

امر لائق انکار دیکھے وہ اس امر کو ہاتھہ سے ہٹاوے یہہ طاقت نہو تو زبان سے یہہ طاقت نہو دل سے اس امر کو برا سمجھے۔

ان حضرات نے اس امر کی جگہ اس شخص کو دہر لیا ہی اور تینون درجہ تغییر وانکار کا اسیکو نشانہ

عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم سمع عمر يقول وابي وابي فقال الا ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم وحديث ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من قال في حلفه واللات والعزى فليقل لا اله الا الله وهذا مثل ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال الرياء شرك وقد فسر بعض اهل العلم هذه الاية فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا الاية قال لا يرائي [illegible]

(جامع ترمذی ص۱۹۵)

کے لیے یہ حکم فرمایا ہے حقیقۃ یہ قسم کفر و شرک نہین ہی اسپر دلیل یہ حدیث ہی کہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ کو اپنے باپ کی قسم کہاتے ہوئے سنا تو انکو اس قسم سے منع کر دیا (یعنے انکو مشرک قرار دیکر تجدید نکاح و ایمان کا حکم نہ دیا) اور یہہ حدیث کہ جو لات اور عزے کی قسم کہائی وہ پہر لا اله الا الله کہے (جسمین بلفظ کفر کا لفظی تدارک بتایا اور حکم کفر کو جاری نہ فرمایا) اس کی مثال ہے آنحضرتؐ کا یہہ ارشاد ہی جسکو بعض اہل علم نے خدا تعالی کے اس قول [illegible] سے کہ جو شخص خدا سے ملنے کی امید رکھے وہ اچھے عمل کرے اور خدا کی عبادت مین کسیکو شریک نکرے سے مراد ٹھہرایا

اور اسکی تفسیر مین کہا ہی کہ وہ شرک نکرے (یعنی ریا) کوئی مسلمان ریاکار مشرک خارج از ملت نہین ٹھہراتا)

ناقل (خاکسار ایڈیٹر) کہتا ہے ممنوع وگناہ اور عملی وحکمی شرک یہی وہ قسم ہے جو ارادۃً ہو اور اس مین غیر خدا کی (جسکی قسم کہائی جائے) تعظیم مد نظر ہو۔

اور اگر یہہ قسم بلا ارادہ محض عادۃ کیلیے منہ سے نکلجائے تو یہہ گناہ اور حکمی شرک نہین ہے۔ ایسی قسم عادۃً وبے ارادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بہی نکل گئی ہی جسکو کوئی گناہ او شرک عملی نہین کہہ سکتا۔

جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اي الصدقة اعظم اجرا فقال اما وابيك لتنبأنه ان تصدق وانت صحيح شحيح (صحیح مسلم ص۳۲۲)

صحیح مسلم مین حدیث ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے افضل صدقہ کا سوال کیا آپ نے اس کے باپ کی قسم کہا کر جواب دیا کہ افضل صدقہ یہ ہے

ٹھہرایا ہے۔ اور یہہ خیال نہین فرمایا کہ اس حدیث مین اس شخص کا (جسکو تیا سمجھنا ہم اس حدیث سے نکالتے ہین) کہان ذکر ہے۔ اور اگر لفظ منکر سے وہ شخص مراد ہو سکتا ہے تو پھر ہاتھ سے اُسکی تغییر و تبدیل (جو اول درجہ ایمان ہے) کیونکر ممکن ہے۔

جسکو تو بحالت صحت حاجت مین خیرات کرے۔

اس حدیث کی شرح مین امام نووی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

قد يقال حلف بابيه وقد نهي عن الحلف بغير الله وعن الحلف بالآباء والجواب ان النهي عن اليمين بغير الله لمن تعمده وهذه اللفظة الواقعة في الحديث تجري على اللسان من غير تعمد بل لا تكون يمينا ولا منهيا عنها (شرح صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۱)

اُسکے باپ کی قسم کھائی اور غیر اللہ اور باپون کی قسم سے ممانعت بھی آچکی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ ممنوع وہ قسم ہے جو ارادہ سے ہو اور یہ لفظ بلا ارادہ زبان پر وارد ہوا ہے لہذا یہ قسم نہین ہے اور نہ ممنوع ہے۔

ان احادیث اور انکی شروح کی عبارت ہمارے وہ عامی بھائی اہل حدیث جو اس زمانہ کے مبتدعین کو تقلید وغیرہ شرکیات عملیہ کے سبب مشرک بھی جانتے ہین) غور سے پڑہین یا کسی سے پڑہوا کر سنین ان احادیث سے صاف ثابت ہے کہ شرک دو قسم ہے اعتقادی جو حقیقۃً شرک ہے اور عملی جو حکماً شرک ہے اور ملت اسلام سے خروج اور حبط اعمال صرف قسم اول کا لازمہ ہے نہ قسم دوم کا۔ ایسی قسم (دوم) شرک سے اکثر اہل حدیث زمانہ حال کے شرکیات ہین اور خاص کر تقلید بمقابلہ نصوص (جسکو ہمارے اور اکثر سلف و خلف کی تالیفات مین شرک سے تعبیر کیا گیا ہے) بھی اسی قسم کا شرک[*] ہے یہہ کوئی نہین کہہ سکتا اور نہ اسپر کوئی دلیل پیش کر سکتا ہے کہ جو لوگ نص کے مقابلہ مین ائمہ کی تقلید کرتے ہین وہ مشرک خارج از ملت ہین۔ بالجملہ ایسی کوئی دلیل (آیۃ قرآنی یا حدیث نبوی) نہین ہے جس سے یہ امر ثابت ہو کہ اہل حدیث کا

[*] اس قسم کا شرک بھی وہی تقلید بمقابلہ نصوص ہے جسمین نص کی صحت مقلد کو ثابت ہو اور پہلے ظاہر ہو

شاید اُنکی اس غلط فہمی کا منشا یہہ ہو کہ جب کسی شخص مین کوئی امر منکر پایا گیا تو اس امر کے سبب وہ خود منکر (لائق انکار) ہوگیا - کیونکہ قیام مبدء حمل مشتق کا موجب ہوتا ہے گو اس حدیث مین لفظ منکر سے وہ شخص مراد نہو -

---

(اعتقادی بدعتی ہون خواہ عملی) ایمان واسلام وغیرہ اعمال وحسنات سبھی حبط ہوجاتی ہین - اور عقیدہ یا عمل بدعت کے ساتھہ کوئی عمل مقبول نہین ہے -

لہذا مولانا مرحوم کی کلام کا وہی مطلب ہے جو ہم بیان کر چکے ہین کہ اسمین خاصکر عمل مبتدع کا حبط ہونا مراد ہے نہ جملہ اعمال وحسنات کا حبط ہونا - اس [illegible] کو مد نظر رکھ کر امید ہے ہمارے منصف مزاج عیتی بھائی اہل حدیث اپنے زمانہ کے مرتکبین بدعات کی تکفیر سے باز آوینگے جسکا نتیجہ انشاء اللہ تعالی یہہ نکلیگا کہ وہ بھی انکو وہابی کہنے اور کافر مرتد [illegible] سے باز آ [illegible] ہمارا مقصود ہے اور [illegible] خاصکر اپنے اہل حدیث بھائیون کی صیانت وحمایت مد نظر ہے - آج کل جسقدر ان بیچارون پر تشدد وظلم ہو رہا ہے کہ وہ عام اہل اسلام کی مسجدون سے نکالے جاتے ہین اور انہین اپنے شعار مذہبی ادا کرنیکے مجاز نہین ہوتے اور بہت جگہ وہ ان افعال کے سبب مار بھی کہاتے ہین - یہہ اسی باہمی تکفیر کا نتیجہ ہے - یہہ تکفیر بے پردہ رہو جاوے تو یہہ سب تشددات ومظالم بھی موقوف یا کم ہوجاوین -

یالیت قومی یعلمون

معلوم ومتیقن ہون - پھر وہ ہٹ دہری سے تقلید پارسی اور حدیث پر عمل نکرے - نہ وہ تقلید بمقابلہ نصوص جسمین نص کی صحت مین مقلد کو اشتباہ ہو یا اس کے ظاہری معنے مین شبہہ ہو یا یہہ اسمین نسخ یا تاویل کا اعتقاد رکھتا ہو اس قسم کی تقلید بمقابلہ نصوص صحابہ تابعین مین بھی پائی گئی ہے جسکو کوئی مسلمان شرک نہین کہہ سکتا - اس اجمال کی تفصیل حجۃ اللہ البالغہ مین صفحہ ۱۴۷ - ۱۵۹ - ۱۶۲ وغیرہ اور ضمیمہ اشاعۃ السنہ جلد اول کے صفحہ ۵۲ و ۵۳ و لغایت ۵۸ سے صفحہ ۲۲ و صفحہ ۲۳ و ۲۴ لغایت ۲۷ وغیرہ مین ہے -

(نوٹ پر نوٹ)

اسمین بہی ان حضرات نے غلطی کہائی اور اس امر کی طرف توجہ نہین فرمائی کہ جس شخص مین کوئی امر منکر (لائق انکار) پایا جاتا ہے اسمین بہت سے امور معروف (جنکو شرع پسند کرتی ہے) بہی پائے جاتے ہین - پہر کوئی وجہ نہین کہ اس ایک امر منکر کی نظر سے اس شخص کو منکر (برا) سمجہین اور ان بہت سی امور معروفہ کی نظر سے اسکو معروف (پسندیدہ) خیال نکرین - یہہ ترجیح مرجوح ہی جو شرعاً و عرفاً و عقلاً جائز نہین -

تشریح و تمثیل

ہماری اس تقریر کو شاید عوام ناظرین نہ سمجہین انکی خاطر سے ہم ایک مثال دیکر اسکی تشریح کرتے ہین -

ایک شخص مسلمان ہے پانچون وقت نماز پڑہتا ہے روزہ رکہتا ہے زکوۃ دیتا ہے حج کعبہ بہی کرتا ہے مگر اپنی بیٹی کی شادی [illegible] بدعت یا ایک [illegible] رسم [illegible] ہے ہمارے دیندار بہائی اس ایک بدعت یا رسم بد کی نظر سے کلی بغض اختیار کرلیتے ہین اور اسکی کسی نیکی نماز روزہ حج زکوۃ کی نظر سے اسکو محبت کی لائق نہین سمجہے - اور اسپر اس حدیث سے متمسک ہوکر کہتی ہین کہ اس حدیث مین ایسے شخص سے دلی بغض رکہنے کا حکم ہے اگر ہاتہہ یا زبان سے اسکو روکنے کی طاقت نہو اور وہ سمجہتے ہین کہ جب اُس نے امر منکر بدعت یا گناہ کا ارتکاب کیا تو وہ بذاتِ خود بغض و انکار کی لائق ہوگیا -

اسمین ایک غلطی ان حضرات سے یہہ ہوئی ہے کہ حدیث مین اس فعل بد پر تغیر و انکار متوجہ کرنیکا حکم تہا انہون نے اس شخص پر جسمین وہ فعل پایا جاتا ہے تغیر و انکار متوجہ فرمایا اور اس شخص سے بغض اختیار کیا -

دوسری غلطی یہہ ہے کہ اس شخص کو ایک بدعت یا گناہ کی نظر سے بد قرار دیا - اسکی اور حسنات و قربات اسلام نماز روزہ حج زکوۃ کا لحاظ فرماکر اسکو نیک کردار مومن نہ سمجہا -

اور ان سب نصوص آیات و احادیث کو جنمین مومنون نمازیون حاجیون وغیرہ اہل خیرات

سے جب کا ارشاد ہے پس پشت ڈالدیا۔

اور اُس حدیث مین نہ یہہ تصریح ہے نہ اُس سے مفہوم ومستنبط ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی امر منکر کا مرتکب ہو تو اسکی ذات اور شخص سے بغض وتغییر وانکار اختیار کرین اور اس بدی (بدعت یا رسم بد) کے مقابلہ مین اسکی کوئی نیکی حساب مین نہ لاوین۔ اور نہ اسکی نیکی کے سبب اس سے محبت کرین۔ بلکہ اُس حدیث سے بانضمام دوسری آیات واحادیث صاف ثابت ہے کہ صرف اُس امر بد کو بُرا سمجھین نہ اُس شخص کو جسمین وہ امر بد پایا جائے اُس سے بغض یا بُرائی کی نظر کرین تو اسیقدر جسقدر بغض وبرائی اس کلام مین پائی جاتی ہے اُس کے سوا جسقدر حسنات وخیرات اُس شخص مین پائی جاتی ہین انکی نظر سے اس شخص کو اچھا سمجھین اور بقدر اِن حسنات وخیرات کے اس سے محبت رکھین۔

اس حدیث کے خاتمہ پر جو ارشاد ہوا ہے کہ دل سے بدی کو بُرا جاننا ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے اسکے بعد یا اسکے سوا رائی برابر ایمان نہین رہتا اسکا مطلب سمجھنے مین ہمارے بعض اہل حدیث بھائیون نے (جو راتدن قرآن وحدیث کی الفاظ خوانی واوراق گردانی مین لگے رہتے ہین) ایک اور غلطی کھائی۔ اسکو ہم اس مقام مین اس غرض سے بیان کرتے ہین کہ انکے معتقدین انکے اس فہم وعلم پر انکے "بغض وتہاجر" کا (جسمین وہ سب مسلمانون سے پیش قدم ہین) قیاس کرین اور انکی تقلید سے بچین۔ وہ یہہ سمجھتے ہین کہ اس کلام مین آنحضرت نے بدی کو صرف دل سے بُرا جاننے والے اشخاص کو ضعیف الایمان کہا اور فاسق ٹھہرایا ہے جسکے بعد بجز کافر ہونے کے اور کوئی درجہ نہین ہے۔

اور اس خیال سے وہ باوجود عدم استطاعت دستی وزبانی کے بدی کو صرف دل سے بُرا جاننے پر اکتفا نہین کرتے۔ جسم وزبان کو بھی اس مین جاری وشامل رکھتے ہین اور یہہ انکی کھُلم کھلی غلطی ہے اس کلام مین کسی شخص کو اضعف الایمان یا فاسق نہین کہا بلکہ درصورت عدم استطاعت دستی وزبانی دلی انکار

آیا ہو ایک پہ

وکراہت کو ایمان کا ادنی درجہ ٹھرایا ہے جو عین طاعت ہے نہ فسق ومعصیت - اور اسی طاعت کے پائے نہ جانے پر رائی برابر ایمان نہ رہنے کا ڈر سنایا ہے - اور اس کلام کے جملہ وَذٰلِكَ اضعف الایمان" مین لفظ ذٰلک" کا اشارہ دلی تغییر وانکار کی طرف ہے نہ کسی شخص کی جانب - اور لفظ اَضعف الایمان" سے ایمان کا ادنی درجہ مراد ہے جو عین طاعت ہے نہ کوئی شخص جسکا ایمان اسکے گناہ وفسق کے سبب ضعیف ہوگیا ہو -

افسوس اس فہم پر دہ لوگ اپنے آپ کو دوسرون کی ہدایت یا مشورت سے مستغنی سمجھتے ہین اور اُنکے اتباع بھی انکو بذات خود ہادی ومہدی خیال کرتے ہین - اور انکے منفردہ خیالات ومقالات کی تائید وتسلیم نہین چھوڑتے -

ا[illegible] تابعین [illegible]ات سے وہی غلطی ہوئی ہے جو احادیث نبویہ سے متمسک کرنے مین ہوئی ہے جسکی تفصیل نمبر ۱۲ جلد ۸ مین صفحہ ۳۸۵ سے ۴۰۴ تک اور اس نمبر مین بصفحہ (۸۰) وغیرہ ہو چکی ہے اسکی مختصر تقریر ان آثار کے متعلق یون ہوسکتی ہے کہ صحابہ وتابعین نے بعض امور منکرہ کے سبب ان امور کے مرتکبین اہل اسلام سے صرف ظاہری ترک کلامی کی ہر نہ دلی بغضِ کُلّی - اُنکے دلون مین انکا ایسا بُغض نہ تھا کہ وہ اِن امور کے سبب انکو حب للہ کی لائق ہی نہ سمجھتے - اور اُنسے سلام وکلام جائز نہ جانتے اور اِن امور کے مقابلہ مین انکی کسی نیکی ایمان واسلام ونماز وروزہ وغیرہ کو لائق حب واعتبار وشمار نہ جانتے انکو محض باطل وبیکار سمجھتے - اُنکے دلون مین بُغض تہا تو اسی امر کا تھا جسکو وہ بُرا جانتے تھے اور اوسیقدر جسقدر اس امر مین بُرائی پائی جاتی تھی نہ ان لوگون کی ذات واشخاص سے اور نہ اسقدر جسقدر ایک کافر خارج از ملت فاقد جمیع حسنات وخیرات کا بغض انکے دلون مین ہوتا تھا - وہ جیسے اُن لوگون سے

بنظر کسی فعل یا اعتقاد بد کے بغض رکھتے اور انکو برا جانتے - ویسی ہی ان لوگون سے بنظر انکے ایمان و اسلام وغیرہ حسنات و خیرات کی للہ محبّت رکھتے اور انکو اچھا جانتے - گو اس محبت اور حسن اعتقادی کا اظہار وہ اس مصلحت و دور اندیشی سے نکرتے کہ ان لوگون یا انکے ملنے والون کو ترک کلامی سے عبرت و ہدایت و خوف پیدا ہو اور وہ امر منکر کو ترک کردین - اس نظر سے انکی مہاجرت و ترک کلامی عین محبت تھی نہ عداوت -

علاوہ برین ان ہی آثار کی نسبت یہہ بات بھی کہی جاسکتی ہی - کہ صحابہ و تابعین کے ان خشمناک افعال مین کسیقدر بشریت و خطأ اجتہادی کا بھی دخل تھا - لہذا یہ افعال لائق تمسک و اقتدا نہین ہین -

کون مسلمان اہل علم الا ماشاء اللہ جو کچھ فہم بھی رکھتا ہو محض ٹٹپونجیا* نہو یہہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت عائشہ کا ابن زبیر سے صرف اس امر پر کہ انھون نے انکے بیجا تصرفات و مالی اختیارات کو بند کرنا چاہا تھا - ترک کلامی کرنا بشریت و نفسانیت سے خالی تھا -

یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کے اس فعل مہاجرت کی نسبت حضرت ابن الزبیرؓ نے فرمایا تھا کہ یہہ فعل حلال نہین ہے - اور حضرت عائشہؓ نے خود بھی اس فعل سے رجوع کیا اور قسم کا کفارہ دیا تھا -

چنانچہ صحیح بخاری میں اسی حدیث منقول سابق کے اخیر مین ہے - حضرت

فقالت لا واللہ لا اشفّع فیہ ابدًا ولا اتحنّث الی نذری فلما طال ذلك علی ابن الزبیر کلم المسور بن مخرمۃ و عبد الرحمن بن الاسود بن عبد یغوث وھما من بنی زھرۃ وقال لھما انشد کما	عائشہؓ نے کہا بخدا مین ابن الزبیر کے حقمین کسیکی سفارش نہ مانونگی - اور اپنی قسم کو نہ توڑونگی - جب اس امر نے طول کھینچا تو حضرت ابن الزبیر نے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن اسود سے جو بنی زہرہ قبیلہ سے تھے کہا

* یہہ ہندی لفظ سے عربی بنائی گئی ہے یعنی جو کچھ نہ جانتے بوجھنے والا نہو -

لما ادخلتماني على عائشةؓ فانها لايحل لها
ان تنذر قطيعتي فاقبل به المسور و
عبد الرحمن مشتملين بارديتهما حتى استاذنا
على عائشةؓ فقال السلام عليكِ ورحمة
الله وبركاته اندخل قالت عائشةؓ
ادخلوا قالوا كلنا قالت نعم ادخلوا
كلكم ولا تعلم ان معهما ابن الزبير فلما
دخلوا دخل ابن الزبير الحجاب فاعتنق
عائشةؓ فطفق يناشدها ويبكي وطفق
المسور وعبد الرحمن يناشدانها الا ما
كلمته وقبلت منه ويقولان ان النبي
صلى الله عليه وسلم نهى عما قد علمت من
الهجرة فانه لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه
فوق ثلث ليال فلما اكثروا على عائشةؓ
من التذكرة والتحريج طفقت تذكرهما
وتبكي وتقول اني نذرت والنذر شديد
فلم يزالا بها حتى كلمت ابن الزبير و
اعتقت في نذرها ذلك اربعين رقبة
وكانت تذكر نذرها بعد ذلك فتبكي
حتى تبل دموعها خمارها

(صحیح بخاری ۸۹۷ جلد ۲)

مین تمسے خدا کا نام لیکر سائل ہون - کہ تم مجھے
حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچا دو کیونکہ انکو مجھسے
قطع رحمی پر قسم کہانا حلال نہین ہے مسور اور
عبد الرحمن حضرت عائشہؓ کے گھر پہنچے - اور بعد
سلام اجازت کے خواستگار ہوئے حضرت
عائشہؓ نے گھر مین آنیکا اذن دیا - تو وہ بولے
کیا ہم سبھی آجائین - حضرتؓ نے کہدیا کہ ہان
سبھی آجائین - اور آپکو یہہ علم نہ تھا کہ ابن الزبیر
بھی انکے ساتھ ہین - جب وہ سب آپ کے
گھر مین [illegible] - تو حضرت ابن الزبیرؓ
حضرت عائشہؓ کے (جو انکی حقیقی خالہ تھین)
پاس پردہ مین داخل ہوئے - اور انکو گلے
سے لگا کر رونے لگے - اور ملتمس معافی قصور کے
سائل ہوئے - اور مسور اور عبد الرحمن سفارشی
ہوئے - اور یہہ کہتے رہے - کہ کیا آپ کو (ای
ام المؤمنین) یہہ معلوم نہین ہے - کہ آنحضرتؐ نے
مہاجرت سے منع کیا - اور یہہ فرمایا ہے - کہ کسی
مسلمان کو حلال نہین ہے - کہ تین شب سے اوپر اپنے
بھائی سے ترک کلامی کرے - جب اونہون نے
اس باب مین بہت کچھ کہا - تو حضرت عائشہؓ نے
اپنی نذر (قسم) کا عذر کیا - وہ اسی بات پر مصر رہے

یہانتک کہ حضرت عائشہؓ حضرت ابن الزبیر سے بول پڑین - اور اپنی قسم کے بدلے چالیس غلام کی گردنین آزاد کین - اس کفارہ پر بھی جب وہ اپنی قسم کو یاد کرتین - روتی تھین یہانتک کہ اونکی اوڑہنی آنسوؤن سے بھیگ جاتی"۔

اسی قسم کی گفتگو بقیہ آثار مین ہوسکتی ہے مگر خوف تطویل اسکی تفصیل کی اجازت نہین دیتا۔

اب ہم اپنے بیان کے (جہان حضرات کی تغلیط مین ہوا ہے) تائید کے مقام مین کھڑے ہوتے ہین - اور آیات واحادیث و آثار متمسک بہا ان حضرت کے مقابلہ مین ان آیات واحادیث و آثار کو پیش کرتے ہین جنمین عموماً اہل اسلام سے (اہل فسق ومعاصی کیون نہون) ترحم ومحبت کرنے اور رفق وعفو وملاطفت سے پیش [illegible] کا حکم [illegible] آیات [illegible] اسلام کے باقی رہنے کا ثبوت ہے۔

(مقام تائید بیان اغلاط حضرات مجوزین تباغض اہل اسلام)

ہمارے بیان کے موید بہت سی آیات واحادیث و آثار موجود ہین - ازانجملہ چند آیات واحادیث و آثار کی نقل پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

(۱) خدا تعالے نے سورہ نور مین فرمایا ہے - اہل فضل و وسعت اپنے قرابتیون

ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربی والمسٰکین والمہاجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم (نور ۳۶)	اور مسکینون اور مہاجرون کو خرچ دینے پر قسم نہ کھائین - بلکہ اُن کی تقصیر معاف کرین - کیا وہ یہہ نہین چاہتے کہ اللہ انکو معاف کرے۔

یہہ آیت مسطح کے حق مین نازل ہوئی جب وہ حضرت عائشہؓ پر تہمت مین شریک ہوا اور حضرت ابوبکرؓ نے اس گناہ کے بدلے اسکا خرچ بند کرنا چاہا تہا - جس سے

ثابت ہوتا ہے کہ گناہ سے ایمان اور ایمانی حقوق احسان وغیرہ کا ابطال نہین ہوتا۔

(۳) اور خدا تعالے سورہ ممتحنہ مین حاطب بن ابی بلتعہ کو مومن کہا اور بلفظ یا ایہا الذین آمنوا مخاطب فرمایا باوجودیکہ اس سے ایک بڑا گناہ ہوا تھا جو کعب بن مالک* کے گناہ سے جو پچاس دن تک معاف نہوا تھا کچھ کم نہ تھا۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کفر و شرک سے کمتر گناہ کے سبب مومن کا ایمان باطل و بیکار نہین ہوتا۔ اور وہ ان حقوق عفو و مودت و ترحم کا جو اہل ایمان کے حقوق ہین مستحق رہتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے حاطب کو ایمان سے خارج کر کے قتل کرنا چاہا۔ تو آنحضرتؐ نے انکو روک دیا اور انکا ایک وصف اسلامی (جنگ بدر مین حاضر ہونا) یاد دلاکر انکو معاف کیا۔

شاید کوئی جلد باز آنحضرتؐ کے حاطب کو بدری کہنے سے یہہ بات نکالے کہ یہہ معافی بدری ہونے کی وجہ سے تھی اور اسی سے خصوصیت رکھتی تھی وہ بدری نہوتا تو ضرور اسکو آنحضرتؐ اسلام سے خارج کر دیتے۔

اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ معافی صرف جنگ بدر مین حاضر ہونیکی وجہ سے ہوتی تو مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ بھی (جو جنگ تبوک سے پیچھے رہجانے اور پچاس دن تک آنحضرتؐ کے زیر عتاب رہنے مین کعب بن مالک کے شریک تھے) اس معافی کے مستحق ہوتے۔ کیونکہ وہ دونو بھی بدری تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری مین بصفحہ (۶۳۵) اسپر تصریح موجود ہے۔ اندونون کا باوجود بدری ہونے کے جرم تخلف کے سبب پچاس دن تک زیر عتاب

---

* حاطب بن ابی بلتعہ اور کعب بن مالک دونو کا مفصل قصہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین صفحہ ۳۴۲ و ۳۵۹ مین بیان ہوچکا ہے۔

رہنا اور حاطب بن ابی بلتعہ کا اس سے بڑھکر جرم (جاسوسی) پر بمجرد عذر آوری محل
عفو ہو جانا صاف بتاتا ہے کہ یہہ معافی شہود بدر کا خاصہ نہ تہا - ایمان اور ایمان کا ہر
ایک وصف کمال اس معافی کا سبب ہونے لائق تھا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے موقع و مصلحت وقت کا لحاظ فرماکر جس شخص کی جس وصف کا لحاظ مناسب سمجھا کیا
جسکے لحاظ کرنے مین توقف مناسب سمجھا توقف فرمایا -

بہرحال انہین سے کسی ایک گناہ (جاسوسی یا تخلف غزوہ تبوک) سے اُسکے ایمان وغیرہ
اوصاف کمال کو خدا تعالی اور اسکے رسول نے ناقابل لحاظ نہین ٹھرایا -

(۳۲) اور سورہ حجرات مین خدا تعالے نے فرمایا ہے مومنون کے دو فرقے آپسمین

وان طائفتن من المؤمنين اقتتلوا
فاصلحوا بينهما فان بغت احدىهما على
الاخرى فقاتلوا التي تبغي حتى تفيء الى
امر الله فان فاءت فاصلحوا بينهما بالعدل
واقسطوا ان الله يحب المقسطين انما
المؤمنون اخوة فاصلحوا بين اخويكم
واتقوا الله لعلكم ترحمون يآايها الذين
آمنوا لا يسخر قوم من قوم عسى ان
يكونوا خيرا منهم ولا نساء من نساء
عسى ان يكن خيرا منهن ولا تلمزوا انفسكم
ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق
بعد الايمان ومن لم يتب فاولئك
هم الظلمون يآايها الذين آمنوا

لڑین تو تم انہین صلح کراؤ - پہر بہی ایک
[illegible] تو تم باغی فرقہ
سے لڑو جب تک وہ خدا کے حکم (صلح)
کی طرف رجوع نکرے - وہ رجوع بصلح
کرے تو پہر تم اُنہین عدل و انصاف سے
صلح کراؤ - خدا کو انصاف والے بہاتے
ہین - مسلمان جو ہین سو بہائی ہین سو
آپسمین ملادو اپنے دو بہائیون کو - اور
خدا سے ڈرو اس خیال سے کہ شاید تُم پر رحم ہو
ایمان والو کوئی کسی سے مسخری نکرے اور یہہ
سمجہے کہ شاید وہی اس سے بہتر ہو - اور نہ
کوئی عورت کسی عورت سے مسخری کرے شاید
وہ اس سے بہتر ہو - تم اپنی جانون (یعنی بہائیون)

اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم و لا تجسسوا و لا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ و اتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم (حجرات)

کو عیب نہ لگاؤ اور انکے بُرے نام نہ رکھو ایمان کے بعد فاسق ہونا (یعنی کسیکو بُرا کہنا) بُرا نام ہی - جو توبہ نکرین وہی بے انصاف ہین - ایمان والو بہت گمان کرنیسے بچتے رہو بعض گمان گناہ ہے کسی کے عیب نہ ٹٹولو - اور کسی کو پیٹھ پیچھے بُرا نکہو بھلا تمکو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا خوش لگتا ہے - تمہین تو وہ خوش نہ لگے - خدا سے ڈرتے رہو وہ معاف کرنیوالا مہربان ہے "

ان آیات مین قتل مومن کے مرتکب (جو بڑا بھاری گناہ ہے جسکو کفر بھی کہا گیا ہی (دیکھو صحیح بخاری صہ جلد ۱) خدانے مومن کہا اور اس گناہ کے ساتھ انکو ایمان سے خارج [illegible] کا اثبات فرمایا اور مومنون کو صاف حکم فرمادیا کہ وہ اہل قتال تمہارے بھائی ہین تم اُنمین ملاپ کراؤ - جسمین یہہ حکم بھی پایا جاتا ہے کہ تم خود ان سے علیحدگی اختیار نکرو - اسلئے کہ جو شخص خود کسی سے علیحدگی و ترک کلامی اختیار کرتا ہے وہ اسکو دوسرے سے کیونکر ملا سکتا ہے - اور انمین مومنون کی عیب گیری کرنا اور ان عیوب کے سبب ان سے ٹھٹھا کرنا اور اُنکے بُرے نام فاسق وغیرہ رکھنا اور اُنپر بُرے گمان کرنا اور انکی بدگوئی کرنا (جو باہمی بغض و تہاجر کے لوازم ہین اور ساقدن تجربہ مشاہدہ مین آئے ہین) صاف حرام کردیا ہے - لہذا یہہ آیت اس باب مین نص ہے کہ گناہ سے ایمان اور ایمانی حقوق میل جول حسن ظنی وغیرہ باطل نہین ہوتے -

(۴) خداتعالے نے سورۃ الفتح مین فرمایا ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ والے

والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم (سورۃ الفتح ع ۴)

آپسمین ترس کھانے والے ہین (یعنی انکو ایسا ہی ہونا چاہیے)

(باقی نمبر ۴ مین)

اطلاع ان تین نمبرون مین جو چار صفحہ کی کمی ہے اسکے بدلے جلد [illegible] کی فہرست چھپ چکی ہے ۔